نوحہ

آنکھوں سے خون بہاتے ہیں دربار میں عابدؑ آتے ہیں
تطہیر کے پردے داروں کے عریاں سر خون رلاتے ہیں

پیروں میں بیڑیاں ہتھکڑیاں اور طوقِ گراں ہے گردن میں
بیمار کو غش آجائے تو دروں سے جگائے جاتے ہیں

بابِ ساعت پر بیٹھی ہے اولادِ پیمبر خستہ دل
جس کی بے چارگی کا منظر کلمہ گو دیکھنے آتے ہیں

کانوں سے خون ٹپکتا ہے اِک سہمی ہوئی سی بچی کے
ظالم درے لہرا لہرا کر بچی کو دھمکاتے ہیں

یوں آلِ نبی کی بربادی کا جشن منایا جاتا ہے
دکھیوں کی پیشی سے پہلے دربار سجائے جاتے ہیں

اعلان یہ سُن کر غازیؑ کا سر نیزے سے گِر جاتا ہے
عباسؑ کی آقا زادی ہے دربار میں جس کو لاتے ہیں

اِک رسی میں ہیں بارہ گلے کونین کی آقا زادیوں کے
اور ظالم رسی کھینچتے ہیں نیزوں کی اَنی سے چلاتے ہیں

سادات کی غیرت خوں بن کر عابدؑ کی آنکھ سے بہتی ہے
دربارِ شرابی میں فاسق زینبؑ کا نام بلاتے ہیں

صفدرؔ سجادؑ کے قدموں سے ہیں رب کی رضائیں لپٹی ہوئیں 29
پر دینِ محمدؐ کی خاطر کیا کیا نہ رنج اُٹھاتے ہیں